مطبوعات

سقوطِ مشرقی پاکستان | تالیف: جناب صفدر محمود صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ میری لائبریری، لاہور ۲۔
قیمت ۱۰ روپے۔ صفحات ۲۰۵۔

دنیائے اسلام کے لیے بالعموم مگر پاکستان کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص سقوطِ مشرقی پاکستان اس صدی کا بہت بڑا المیہ ہے۔ فاضل مصنف نے اس المیے کے پس منظر کا دقتِ نظر سے جائزہ لے کر یہ بتایا ہے کہ یہ اُفتاد کوئی ایسی آسمانی بجلی نہ تھی جو آنا فانا چرخِ نیلی فام کے دامن سے نمودار ہو کر ملک کی سالمیت کو برباد کرنے کا باعث بنی ہو بلکہ عرصہ دراز سے اس ملک کے سیاسی افق پر خطرات کے جو بادل منڈلا رہے تھے وہ اس بات کی برابر نشاندہی کر رہے تھے کہ اس ملک کو کوئی بہت بڑا خطرہ پیش آنے والا ہے۔

یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں پاکستان کے تاریخی پس منظر سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء کے واقعات پر مشتمل ہے پاکستان کے اندر ہونے والی محلاتی سازشوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ چوتھے باب میں علیحدگی کے رجحانات اور وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں ایوب خان کے دورِ حکومت اور چھٹے باب میں یحییٰ کے دورِ حکمرانی سے بحث کی گئی ہے۔ آخری باب میں سقوطِ ڈھاکہ کے بعد مشرقی پاکستان پر کیا گزری، کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف کا انداز بیان دلکش اور مدلل ہے اور اس کے جائزے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے سارے واقعات کا ایک مسلمان کے نقطۂ نظر سے تجزیہ کیا ہے۔ پاکستان کے بارے میں اگر اس نقطۂ نظر کو سامنے نہ رکھا جائے تو حالات کے مطالعے میں کبھی حقیقت پسندی اور معروضیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ پاکستان اسلام کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا ہے اور اگر یہ بنیاد ہی نظر انداز کر دی جائے تو عمارت کا جائزہ کسی طرح بھی صحیح نہیں لیا جا سکتا۔

کتابت اور طباعت کا معیار عمدہ ہے۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات | تالیف مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ؒ۔ جمع و ترتیب: مولانا محمد حنیف یزدانی۔ ناشر: مکتبہ نذیریہ الپتگین سٹریٹ ۳، اچھرہ۔ لاہور۔ صفحات ۲۴۴ قیمت ۹ روپے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں اس نیم برِّ اعظم میں مسلک اہلِ حدیث کے بزرگوں کی علمی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے کتاب بڑی معلومات افزا ہے اور اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک مسلک کے علماء نے دینِ حق کی ترویج و اشاعت کے لیے کتنا عظیم کام سرانجام دیا ہے۔ ایک بات البتہ ضرور کھٹکتی ہے کہ اس میں بعض ایسے بزرگوں کے نام شامل ہیں جنہیں اصطلاحی معنوں میں اہلِ حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً خواجہ عبدالحی فاروقی مرحوم و مغفور کو اہلِ حدیث علماء میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ اُن کا تعلق اہل احناف سے تھا۔ راقم الحروف کو اُن کے ساتھ کئی برس کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ ذاتی معلومات کی بنا پر یہ بات کہہ سکتا ہے یہی بات بعض دوسرے بزرگوں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔

کتاب کے آخر میں فاضل مُرتّب نے ایک ضمیمہ شامل کیا ہے جس میں اہلِ حدیث کی اُن دینی خدمات کا مختصر تعارف ہے جو انہوں نے تقسیم کے بعد پاکستان میں سرانجام دیں۔

اسلاف کے ان علمی اور دینی کارناموں کی اچھی طرح اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ نئی نسلوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ یہ اُمّت علمی اعتبار سے بانجھ نہیں بلکہ اس میں ہر عہد کے اندر بہت بڑی تعداد میں ایسے اصحابِ فضیلت پیدا ہوتے رہے ہیں جو علمی وجاہت کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری میں بھی نہایت اُونچا مقام رکھتے تھے۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت گوارا ہے۔

لبِ زنداں | ڈاکٹر نذیر احمد شہیدؒ کے خطوط کا مرقع۔ مرتبہ: جناب محمد خالد فاروق۔ شائع کردہ: ادارہ افکارِ نو، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۷۶، لاہور۔ ہدیہ سات روپے، صفحات ۲۸۴۔

ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم و مغفور اس ملک کے عام باشندوں اور خصوصاً تحریکِ اسلامی کے وابستگان کے لیے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کی للّٰہیت، خلوص، شرافت، اسلام اور بنی نوع انسان کے لیے غیر معمولی جذبۂ خدمت و ایثار ہر اُس شخص کے سینے پر ثبت ہے جسے کبھی بھی اُن سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ایک مردِ مومن کی طرح راہِ حق میں بڑے استقلال اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ زندہ رہے اور مردِ مومن کی سی یکسوئی اور فراست کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے بھرپور کوشش کرتے رہے اور بالآخر اپنی اس حق پرستی کی وجہ سے دشمن کی گولی کا نشانہ بن کر اپنی جان جاں آفرین کے حوالے کر دی۔ (باقی صفحہ ۴۴ پر)

سے پہنچے۔ جو کچھ کیجیے خلوصِ قلب کے ساتھ خالص اللہ کے لیے کیجیے اور اسی سے اجر کی اُمید رکھیے۔ دنیا میں آپ کی محنتوں اور کوششوں کا کوئی پھل بھی آپ کو نہ ملے بلکہ اُلٹا نقصان بھی ہو تب بھی بدی کو مٹانے اور نیکی کو قائم کرنے کے لیے جان، مال، وقت، قابلیت کسی چیز کو کھپا دینے سے دریغ نہ کیجیے۔ آپس کے بغض اور کدورتوں کو دل سے نکالیے اور محبت و خیر خواہی سے اپنی جماعت کے اندرونی رشتوں کو پھر کر ایک بنیانِ مرصوص بن جائیے۔ جماعت میں جو خرابی بھی کہیں پیدا ہو اس میں دوسروں کا قصور ڈھونڈنے کے بجائے یہ سوچیے کہ آپ کا اپنا قصور کیا ہے۔ آپ میں سے ہر شخص جب اپنے اپنے قصوروں کا تدارک اور اپنے اپنے فرض کو ادا کرے گا تو سب ہی کے قصوروں کا ایک ساتھ تدارک ہو جائے گا۔ اور جماعت کے قدم اس سے زیادہ تیز چلیں گے جتنے اب ہماری کوتاہیوں کے باوجود تیز ہیں۔"

(باقی)

(بقیہ مطبوعات)

زیرِ تبصرہ کتاب ڈاکٹر صاحب کے اُن خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے جیل کی چار دیواری سے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو تحریر کیے۔ ان خطوط کے ایک ایک لفظ سے ڈاکٹر صاحب کی خدا سے غیر معمولی محبت، اُس کی رحمت پر کامل بھروسہ، جس مسلک کو اُنھوں نے اختیار کر رکھا تھا اُس کے برحق ہونے کا پورا یقین اور اس کے لیے ہر قسم کے ایثار کا جذبہ پوری طرح جھلکتا ہے۔ جو شخص بھی ان خطوط کو پڑھتا ہے اُس کے اندر ایمان کی حرارت اور اللہ کے دین کو سربلند کرنے کا ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اس بنا پر ہم تمام پڑھے لکھے مسلمانوں، بالخصوص اقامتِ دین کی جدوجہد میں شریک ہونے والے سب حضرات سے ان کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اس فرض کو کس عزم، حوصلے، تدبّر اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ فرض انسان سے کس قسم کی قربانی کا طالب ہے۔

کتاب کو بڑے سلیقے سے مرتب کیا گیا ہے اور اس کی کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ البتہ کتابت کی چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔